1

دعا کرو کہ نیا سال ہمارے لیے گزشتہ سال سے بہت زیادہ بابرکت ثابت ہو

چاہیے کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کے انعامات تم پر زیادہ ہوں تم انکسار اور اِنابت اِلَی اللہ میں بڑھتے چلے جاؤ

(فرمودہ 4 جنوری 1957ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''گزشتہ سال ہمارے لیے دو رنگ میں واقعات کا ظہور ہوا۔ ایک تو جماعت میں منافقت کا فتنہ اُٹھا اور دوسرے جماعت کی ترقی کے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے سامان پیدا ہوئے۔ چنانچہ جماعت کئی نئے ملکوں میں بڑھی ہے اور کئی پرانے ملکوں میں پھیلی ہے۔ پاکستان میں بھی جماعت پھیلی ہے، ہندوستان میں بھی پھیلی ہے اور پھر ہندوستان اور پاکستان سے باہر بھی کئی علاقوں میں جماعت کے پھیلنے کے سامان پیدا ہوئے ہیں۔ ڈچ گی آنا میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اسی طرح جرمنی میں نئے احمدی ہوئے ہیں۔ پس جہاں جماعت میں ارتداد کا فتنہ پیدا ہوا وہاں اس کے جواب میں جماعت کے لیے کامیابی کے کئی راستے بھی کھلے ہیں۔

آج یہ جمعہ نئے سال کا پہلا جمعہ ہے۔ 28 دسمبر کو جو جمعہ آیا تھا وہ پچھلے سال کا آخری جمعہ تھا اور یہ 1957ء کا پہلا جمعہ ہے۔ میں جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے دعائیں مانگے کہ خدا کرے یہ سال ہمارے لیے برکتیں اور رحمتیں تو اس سے بھی زیادہ لائے جو گزشتہ سال ہمیں ملیں۔ لیکن فتنوں کے سلسلہ کو ختم کر دے اور اسے یکسر مٹا دے۔ کیونکہ برکتیں تو بہرحال برکتیں ہیں اور ان کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ لیکن اگر ان میں ابتلاء مل جائیں تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے شہد میں کوئی کڑوی چیز ملا دی جائے۔ بے شک شہد میٹھی چیز ہے اور اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس میں کڑوی چیز مل جائے تو اس کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے۔ پس دوست دعا کریں کہ نیا سال ہمارے لیے گزشتہ سال سے بہت زیادہ بابرکت ہو اور اس سال گزشتہ سال سے بیسیوں نہیں سینکڑوں گنا زیادہ ترقی کے سامان جماعت کے لیے پیدا ہوں۔ اور فتنہ قطعی طور پر مٹ جائے کیونکہ فتنہ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو اُسے کم نہیں کہا جا سکتا۔ برکتوں کے لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سینکڑوں نہیں ہزاروں گنا زیادہ ہو جائیں لیکن فتنہ کے لیے ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ سینکڑوں گنا کم ہے۔ کیونکہ فتنہ بہرحال فتنہ ہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی ہے کہ کبھی اپنے لیے امتحان نہ مانگو[1] کیونکہ امتحان چاہے کتنا کم ہو وہ خطرناک ہی ہوتا ہے۔ پس دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موجودہ فتنہ کو یکسر مٹا دے اور اس سال خفیف سے خفیف فتنہ بھی جماعت میں پیدا نہ ہو۔ لیکن برکات گزشتہ سال سے سینکڑوں نہیں ہزاروں گنا زیادہ ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بہرہ ور ہونے کا ہمیں اَور بھی موقع ملے۔

پھر یہ بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ کے انعامات بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم سرکش نہ ہوں بلکہ جتنا بھی ہم بڑھیں اور ترقی کریں اُتنا ہی ہم میں انکسار اور انابت الی اللہ زیادہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کو دیکھ کر ہم متکبر نہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ یہ ہمارا کام ہے بلکہ جتنا جتنا خدا کا فضل ہم پر نازل ہو اُتنا ہی ہمیں یقین ہو کہ ہم ناکارہ اور بے بس ہیں۔ جو کچھ ہمیں ملا ہے یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ملا ہے اور جتنا زیادہ فضل ہم پر نازل ہو اُتنا ہی زیادہ ہم خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے والے ہوں۔

سردی کے یکدم بڑھ جانے کی وجہ سے مجھے شدید نزلہ کی تکلیف ہو گئی ہے، گلا بیٹھ گیا ہے اور ناک سے بھی پانی آتا ہے۔ اس لیے میں خطبہ جمعہ کو مختصر کرتا ہوں تا ایسا نہ ہو کہ تکلیف زیادہ ہو جائے۔

جوانی کے زمانہ میں بھی سردی کے نتیجہ میں مجھے نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہو جاتی تھی۔ اس سال سردی شروع ہونے کے معاً بعد تو مجھے نزلہ کی تکلیف نہیں ہوئی لیکن کل عصر کے بعد یکدم نزلہ کی تکلیف ہوگئی اور ناک سے پانی اس قدر بہنے لگا کہ دوا لگانے کے دو تین سیکنڈ بعد پھر وہی حالت ہو جاتی تھی۔ اس لیے بیماری کے لمبا ہو جانے کے خیال سے میں بات زیادہ لمبی نہیں کرتا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت دے اور پھر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی قرآن کریم کا بہت سا کام پڑا ہے اور اسے ختم کرنا ہے۔ خدا کرے سردی ختم ہو تو یہ کام دوبارہ شروع کیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ قرآن کریم کو ہم دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا سکیں۔ ابھی دنیا کی سینکڑوں زبانیں ایسی ہیں جن میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ ترجمہ میں نے تو نہیں کرنا کیونکہ میں وہ زبانیں نہیں جانتا۔ ترجمہ دوسرے لوگوں نے کرنا ہے۔ ہاں میں نے اس کام کی نگرانی کرنی ہے اور نگرانی کا کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کر سکتا ہوں۔ ابھی تک دنیا کی صرف تیرہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہوا ہے اور دنیا کی تیرہ سو زبانیں ہیں۔ گویا ابھی سَو گنا کام پڑا ہے جو ہم نے کرنا ہے اور بارہ سو ستاسی زبانیں ایسی ہیں جن میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم تمام انسانوں کے لیے نازل ہوا ہے اور دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں جسے قرآن کریم مخاطب نہیں کرتا۔ اس لیے دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیے جس کی پہنچ تک ہم قرآن کریم نہ پہنچا سکیں اور اس کی زبان میں اس کا ترجمہ نہ کر دیں۔ تاکہ کوئی فرد یہ نہ کہہ سکے کہ اے اللہ! تُو نے مجھے فلاں زبان بولنے والے لوگوں میں پیدا کیا تھا اور قرآن کریم عربی زبان میں ہے پھر میں قرآن کریم کس سے سیکھتا۔ میں سمجھتا ہوں یہ بھی مسلمانوں کے لیے ایک امتحان تھا کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھے کہ وہ اسے ہر جگہ پہنچاتے ہیں یا نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب تھا کہ ہر جگہ پر قرآن کریم کا پہنچانا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام ہمارے لیے محفوظ رکھا تھا۔ چنانچہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہمیں سمجھ دی کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر نہیں بلکہ ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کا بالاستیعاب ترجمہ تو نہیں کیا۔ آپ کے زمانہ میں بعض احمدیوں نے ترجمہ کیا ہے۔ ہاں! آپ نے اپنی کتابوں میں اس کی اتنی آیتوں کا ترجمہ کر دیا ہے

کہ وہ قرآن کریم کا قریباً نصف ہو جاتا ہے۔ بعض آیتوں کا آپ نے ترجمہ کر دیا ہے اور بعض کا مفہوم بیان کر دیا ہے۔ مخالفین نے آپؑ پر جو اعتراضات کیے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ قرآن کریم کی مختلف آیات کو ایک جگہ جوڑ کر مضمون بیان کر دیتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کے احکام متفرق مقامات میں درج ہیں اور اگر ان کو جوڑا نہ جائے تو انہیں سمجھا نہیں جا سکتا۔ پرانے لوگ اس بات کو سمجھتے تھے۔ چنانچہ ریاض الصالحین کے مصنف اپنی کتاب میں جو احادیث جمع کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ساتھ وہ قرآن کریم کی آیات بھی لاتے ہیں۔ لیکن ریاض الصالحین کے مصنف نے ایک چھوٹا کام کیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کو اتنا جمع کیا ہے کہ آپ کی کتابیں پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ ایک سِلک ہیں جن میں تمام آیات کو پرو دیا گیا ہے۔ بہرحال قرآن کریم کا بہت بڑا کام ابھی باقی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس سال توفیق دے کہ ہم اس میں سے زیادہ حصہ پورا کر دیں اور آئندہ بھی وہ ہمیں توفیق دیتا چلا جائے تا کہ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہ رہے جس میں قرآن کریم کا ترجمہ نہ ہو اور دنیا کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو اپنی زبان میں قرآن کریم نہ پڑھ سکے۔

آج ہی میں اخبار پڑھ رہا تھا کہ اس میں مَیں نے پڑھا کہ ایک روسی مستشرق نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کا نہیں۔ بلکہ اسے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ خلفاء کے زمانہ میں تصنیف کیا گیا تھا اور یہ کہ قرآن کریم محض فرسودہ داستانوں کا مجموعہ ہے۔ پھر اس مصنف نے لکھا ہے کہ قرآن کریم کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ فوق البشر کلام ہے اور اِسی طرح تقدس کا نظریہ پیدا کیا گیا ہے یہ سائنسی معلومات کی راہ میں حائل ہے اور قرآن کریم ترقی کے منافی ہے حقیقت میں قرآن کریم بنیادی طور پر اُن پرانی داستانوں کا مجموعہ ہے جو بائبل اور دوسری مقدس کتابوں میں شامل تھیں اگر اس مصنف تک ہماری تفسیر پہنچ جائے تو اس کی آنکھیں کھل جائیں۔

ایک ترک پروفیسر نے مجھے لکھا ہے کہ آپ دنیا کے سامنے جو پیغام پیش کر رہے ہیں وہ آپ کی تصنیف دیباچہ انگریزی ترجمۃ القرآن کے ذریعہ مجھ تک پہنچا ہے۔ یہ دیباچہ ایک نہایت عالمانہ کتاب ہے جو خاص خدائی تائید کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت سے امور کے متعلق

میرے شبہات دور کرنے کا موجب ہوا ہے۔ پھر ایک اَور پروفیسر کو دیباچہ انگریزی ترجمۃ القرآن دیا گیا تو وہ اسے گھر لے گیا اور اسے پڑھنے کے بعد کہنے لگا میں آج سے پھر مسلمان ہوا ہوں۔ میں اگرچہ مسلمان تھا مگر مجھے اسلام پر پورا یقین نہیں تھا۔ اب میں اس کتاب کو پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہوا ہوں اور کیا تعجب ہے کہ لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی ایسے ہوں جو ترجمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہوں۔

میری ایک خواب ہے جو الفضل میں چَھپ چکی ہے۔ اس میں مَیں نے دیکھا کہ میں ترکی سے روس کی طرف گیا ہوں۔ پس کوئی تعجب نہیں کہ اگر ہم روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کریں تو ترکی سے ایسا رستہ مل جائے جس کے ذریعہ وہ روس میں پہنچ جائے۔ پھر میں نے اس خواب میں دیکھا کہ جہاں میں گیا ہوں وہاں کچھ جھونپڑیاں ہیں جن کی پھوس کی دیواریں اور پھوس کی چھتیں ہیں اور ان میں غریب لوگ رہتے ہیں۔ ممکن ہے ہمارا ترجمۃ القرآن پہلے روس کے غریب خاندانوں میں پھیلے اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر اس خواب میں اُن لوگوں سے میں نے حالات دریافت کرنے شروع کیے اور اس طرح مذہب کی باتیں شروع ہوگئیں تو ان میں سے ایک شخص نے میرے سوالات کا جواب دینا شروع کیا اور مجھے بتایا کہ ہم چند لوگ احمدی ہیں۔2

پس کوئی تعجب نہیں کہ ہمارے ذریعہ روس میں قرآن کریم پھیلے اور ہم ان لوگوں کے خیالات کی اصلاح کریں۔ عیسائیت انہیں خدا تعالیٰ سے وابستہ نہیں رکھ سکی۔ لیکن اب اسلام یہ کام کرے گا اور انہیں خدا تعالیٰ کی طرف لے آئے گا۔ آجکل روسی بائیس کروڑ ہیں۔ اگر وہ ہمیں مل گئے تو چین کے پچاس کروڑ باشندے بھی کہیں نہیں جاسکتے۔ اور اگر یہ دونوں ملک اسلام میں آجائیں تو ہندوستان کا پینتالیس کروڑ آدمی بھی کہیں نہیں جاتا۔ یہ سارے مل کر ایک ارب سترہ کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر آٹھ کروڑ پاکستانی ملا لیں اور اٹھارہ کروڑ امریکن آجائیں تو یہ ایک ارب تینتالیس کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر یورپ کے تیس کروڑ باشندے آجائیں تو یہ ایک ارب تہتّر کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر چالیس کروڑ باشندے افریقہ کے ملا لیے جائیں تو یہ دو ارب تیرہ کروڑ بن جاتے ہیں اور پھر اس میں انڈونیشیا اور بعض دوسرے علاقوں کے آدمی ملا لیے جائیں تو یہ دو ارب پچاس کروڑ بن جاتے ہیں اور یہ تقریباً دنیا کی کُل آبادی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور وہی بات ہو جاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ تین سو سال کے اندر میری جماعت اِس قدر بڑھ جائے گی

کہ دوسری اقوام کی حیثیت اس کے سامنے بالکل ادنیٰ اقوام کی سی ہو جائے گی 3 اور شاید اس خبر میں بھی اِسی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں بڑے چھوٹے کیے جائیں گے اور چھوٹے بڑے کیے جائیں گے۔ جماعت احمدیہ جو تعداد میں آجکل تھوڑی ہے ایک دن آنے والا ہے کہ یہ چند لاکھ سے چند ارب ہو جائے گی اور باقی اقوام جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں وہ کروڑوں سے چند لاکھ بن جائیں گی اور اس طرح بڑے چھوٹے اور چھوٹے بڑے کیے جائیں گے"۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:

"نماز کے بعد میں ایک جنازہ پڑھاؤں گا جو باہر پڑا ہے۔ یہ جنازہ چودھری محمد عبداللہ صاحب کنری سندھ کا ہے جو اِس سال جلسہ پر ربوہ آئے تھے۔ 29 دسمبر کو انہیں نمونیہ ہو گیا اور اسی مرض سے فوت ہو گئے۔ دوست میرے ساتھ نماز جنازہ میں شامل ہوں"۔

(الفضل 5 فروری 1957ء)

---

1 : ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید

2 : الفضل 27 اپریل 1945ء

3 : تذکرہ صفحہ 539 ایڈیشن چہارم